REGD No. L. 5256

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

۷ شعبان سنہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

یوم سہ شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۲۰ امان ۱۳۳۵ ہش ۔ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۸ مارچ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ لاہور سے مطلع فرماتے ہیں کہ

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ حضور نے بارہا یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ علاجوں سے بڑھ کر حضور کو کئی گنا دعا سے شفا ہوتی ہے۔ اس لئے تمام احباب اپنے محسن و مربی آقا کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی علالت

حضور دونوں وقت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی عیادت کے لئے ہسپتال تشریف لے جاتے ہیں۔ کل اور آج حضور مکرم محترم خان محمد عبد اللہ خان صاحب کی عیادت کے لئے ماڈل ٹاؤن تشریف لے گئے۔ ان کو کل سے بہت تکلیف اور گھبراہٹ تھی۔ اور درد کی وجہ سے بہت بے چینی تھی ڈاکٹری معاینہ کے نتیجہ میں آج پتہ لگا ہے۔ کہ ان کو نمونیہ ہے۔ احباب دردِ دل سے ہر دو کے لئے دعا فرمائیں۔ ایسا ہی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۱۸ مارچ کو حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ ہسپتال سے گھر تشریف لے آئی ہیں مگر ابھی تک کافی کمزور ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کا خورد سال بچہ آنکھ کی بیماری کی وجہ سے ابھی تک تکلیف میں ہے۔ اور بہت بے چین رہتا ہے۔ کان کے پیچھے ورم ہو گیا ہے۔ احباب بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خواجہ احمد صاحب اختر ابن مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ جو انگلستان میں تعلیم پا رہے ہیں کا ۲۲ مارچ کو انٹرویو ہونے والا ہے احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

دوسری جنگِ عالمگیر میں
۲۳ لاکھ جاپانی فوجی ہلاک ہوئے

ٹوکیو ۱۹ مارچ ۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق دوسری جنگ عالمگیر کے دوران ۲۳,۳۰,۰۰۰ جاپانی فوجی ہلاک ہوئے ۔ ان میں وہ فوجی بھی شامل ہیں جو بیماری کے باعث جاں بحق ہوئے۔

شاہ حسین باہمی اتحاد کو بڑھانے کیلئے عرب دار الحکومتوں کا دورہ کرینگے
مصر سے عمان واپس پہنچنے پر شاہی کابینہ کے افسر اعلیٰ بہجت الطلحونی کا بیان

عمان ۱۹ مارچ ۔ اردن کی شاہی کابینہ کے افسر اعلیٰ بہجت الطلحونی نے کل یہاں بتایا کہ شاہ حسین اسرائیل کی جارحانہ سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے اور عربوں کے باہمی اتحاد کو بڑھانے کے لئے عنقریب عرب دار الحکومتوں کا دورہ کریں گے۔ مسٹر بہجت کل سویز میں مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر اور شاہ سعود کو شاہ حسین کا ایک پیغام پہنچانے کے بعد مصر سے عمان واپس پہنچے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ شاہ حسین نے اپنے اس پیغام میں مالی امداد کی ان تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ جو کرنل ناصر شاہ سعود اور شکری القوتلی نے حال ہی میں پیش کی تھیں۔ شاہ سعود تین عرب سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے بعد کل سویز سے ریاض روانہ ہو گئے۔ شام کے صدر جناب شکری القوتلی قاہرہ سے اسکندریہ روانہ ہوئے ہیں۔ وہاں سے وہ دمشق واپس جائیں گے۔

کل عرب لیگ کے سکرٹری جنرل جناب احمد شکیری نے شاہ حسین سے ملاقات کی بعد میں انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں متحدہ عرب پالیسی وضع کرنے کے لئے عرب دار الحکومتوں کا دورہ کر رہا ہوں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع
احباب کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

لاہور ۔۔۔ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۶ء کی صبح کو جو اپریشن کے بعد دوران صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے کافی بہتر تھی۔ لیکن چونکہ پیشاب از خود نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے دوپہر کو ایک ٹیکہ لگایا گیا۔ جس سے یک لخت بہت ضعف ہو گیا۔ اور ٹھنڈے پسینے آنے لگے ۔ اور طبیعت گھبرا گئی۔ مگر خدا کے فضل سے مناسب علاج کے ذریعہ طبیعت جلد سنبھل گئی۔ اور گو ابھی تک کمزوری کافی ہے۔ لیکن حالت بہت حد تک بہتر ہو چکی ہے۔ البتہ ابھی تک پیشاب از خود نہیں آتا۔ بلکہ آلہ کے ذریعہ نکالنا پڑتا ہے۔

لاہور ۱۹ مارچ ۔ آج صبح بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی حالت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ خفیف حرارت کے علاوہ کمزوری بدستور ہے۔ پیشاب دقت سے آتا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سردار نشتر ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۱۹ مارچ پاکستان مسلم لیگ کے صدر سردار عبد الرب نشتر مشرقی بنگال کے دورے پر کل کراچی سے ڈھاکہ پہونچ گئے ہوائی اڈے پر آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ اور آپ کو جلوس کی شکل میں شہر لایا گیا۔

اخبار نویسوں کا وفد ٹوکیو روانہ ہو گیا

کراچی ۱۹ مارچ ۔ پاکستانی اخبار نویسوں کا ایک وفد کل کراچی سے ٹوکیو روانہ ہو گیا ۔ وفد وہاں اخبارات کی مجلس مباحثہ میں حصہ لے گا ۔ وفد میں مسٹر ایم ۔ اے زبیری قطب الدین عزیز اور منظور علی فاروق شامل ہیں۔

کراچی میں جناب عدنان مندریز کی مصروفیات

کراچی ۱۹ مارچ ۔ ترکی کے وزیر اعظم جناب عدنان مندریز جو یوم جمہوریہ کی تقریبات میں شرکت کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ آج بحری فوج کے یونٹوں کا معائنہ کر رہے ہیں ۔ اس سے پہلے آپ قائد اعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر جائیں گے ۔ آج آپ وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ایک اور ملاقات کر رہے ہیں تیسرے پہر کراچی کے شہریوں کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دی جائے گی کل رات گورنر جنرل میجر اسکندر مرزا نے آپ کے اعزاز میں ایک دعوت دی تھی۔

ایران کی نمائندگی شہزادہ رضا کرینگے

کراچی ۱۹ مارچ ۔ تہران میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستان کے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں شہزادہ رضا ایران کی نمائندگی کریں گے ۔ اسی طرح برما کی نمائندگی وہاں کے وزیر خارجہ کریں گے۔ وہ بدھ کو رنگون سے کراچی پہنچ رہے ہیں ۔ چیکوسلواکیہ کی نمائندگی کے لئے وہاں کی قومی اسمبلی کے نائب صدر کراچی آ رہے ہیں ۔ مصر نے تقریبات میں شرکت کے لئے انقلابی کونسل کے رکن کرنل انوار السادات کو نامزد کیا ہے۔

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی ۔ اے ، ایل ایل ۔ بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۶ء

اشاعت اسلام اور اہل علم حضرات

ہفت روزہ المنیر ۲ مارچ ۱۹۵۶ء میں "علمائے کرام کی خدمت میں" کے زیر عنوان جناب ریاض خالد صاحب لاہور کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا آغاز آپ ان الفاظ میں فرماتے ہیں :-

"ہمارے ہاں مذہب کا بڑا چرچا ہے۔ اور مغربی ممالک کے مقابلے میں ہم اپنے آپ کو زیادہ مذہب نواز سمجھتے ہیں، لیکن ایک بات میری سمجھ میں آج تک نہیں آسکی۔ کہ مغربی ممالک کے مذہبی ادارے مذہب اور عوام کی جو ٹھوس خدمت کر رہے ہیں۔ ہم اپنی مذہب نوازی کے سارے دعووں کے باوجود اس کا عشر عشیر بھی کرنے سے قاصر ہیں۔ ان ممالک کے مذہبی اداروں کی تبلیغی اور اصلاحی خدمت کی سرگرمیوں کا دائرہ اس قدر وسیع ہے۔ کہ اپنے اپنے ملک کے ساتھ وہ باہر بھی خدمت و تبلیغ کے ادارے قائم کرتے رہے ہیں۔ لیکن ہم اپنے سارے مذہب نوازی کے دعووں کے باوجود کسی ایک ایسے خدمت و تبلیغ کے معیاری ادارے کی مثال نہیں پیش کر سکتے۔"

(ہفت روزہ "المنیر" لائل پور مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

دوسرے مذاہب کے مذہبی اداروں خاصکر عیسائی اداروں نے تبلیغ و اشاعت کی جو مہم مدت سے شروع کی ہوئی ہے۔ اس کا صحیح تصور مندرجہ بالا الفاظ سے نہیں ہو سکتا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ذرا اپنے ملک پاکستان کا ہی جائزہ لیجئے۔ آپ کو کوئی شہر کوئی قریہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی بستی ایسی نہیں ملے گی۔ جہاں عیسائی پادریوں کا نفوذ نہ ہو۔ ملک کے طول و عرض میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں آپ کو عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے گرجے ملیں گے۔ جن میں باقاعدگی کے ساتھ تقریباً ہر عیسائی اتوار کو جانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ہر گرجا کے ساتھ ایک اور کئی ایک میں ایک سے زیادہ پادری منسلک ہیں۔ جو لوگوں کی تعلیم و تنظیم اور تربیت کا انتظام کرتے ہیں۔ اور یسوع مسیح کی خوشخبری مسلمانوں کے گھروں میں جا کر پہنچاتے ہیں۔ انجیلیں اور ٹریکٹ تقسیم کرتے ہیں۔ خدمت خلق کے کام کرتے ہیں۔ فاضل مضمون نگار لکھتا ہے :-

"یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ ہمارے علمائے کرام باہمی آویزشوں اور مخالف مکاتیب فکر کی تکفیر میں اتنے مستغرق ہیں۔ کہ انہوں نے دوسرے اہم تر مسائل کو ناقابل معافی حد تک نظر انداز کر دیا ہے۔"

(ہفت روزہ "المنیر" لائل پور ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

یہ نہیں کہ فرقے عیسائیت میں نہیں اور ان میں اختلافی مسائل زیر بحث نہیں آتے۔ عیسائیت میں بھی بے شمار فرقے ہیں۔ اور ان میں بھی اختلافی مسائل پر بحث و مباحثے ہوتے ہیں۔ کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ ایک دوسرے کے اصولوں پر جرح و قدح کی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ مگر پادری لوگ اس کے باوجود اپنی اپنی طرز اور اپنے اپنے خیال کے مطابق تبلیغ و اشاعت کے کام میں کبھی خلل پیدا نہیں ہونے دیتے۔ وہ اپنی تمام محنت اور علمیت ایک دوسرے کو زک دینے اور جھٹلانے پر صرف نہیں کر دیتے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے اہل علم حضرات اپنا سارا زور باہمی مخالفتوں میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سے اختلاف پر خون خرابہ کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

ہمارے جو تعلیمی یا مذہبی ادارے ہیں۔ ان کا کام بھی بعض حدود کے اندر رہتا ہے۔ اکثر تو اپنا تمام وقت مسائل کی تحقیقات میں لگا دیتے ہیں۔ اور انہیں محسوس تک نہیں ہوتا۔ کہ علم دین حاصل کرنے کی وجہ سے ان پر کوئی اجتماعی یا تبلیغ و اشاعت کے فرائض بھی عائد ہوتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اگر کچھ اہل علم حضرات عملی کام کے لئے میدان میں قدم بھی رکھتے ہیں۔ تو سب سے پہلے وہ سیاست کی گتھیاں سلجھانے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ عوام کی تعلیم و تربیت کو وہ محض ایک شغل بیکاری سمجھتے ہیں۔ البتہ کسی شخص سے ان کے نظریہ فقہ کے خلاف کوئی حرکت سرزد ہوتی ہے۔ تو ڈنڈا لیکر اس کے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک بزعم خود اس کو سیدھا نہ کرلیں۔ دم لینا حرام سمجھتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ حنفی ہے۔ تو آمین بالجہر کہنے والے کے متعلق زن طلاق ... کا فتویٰ دے دیگا۔ اور اپنے ہمسایوں پر زور دیگا۔ کہ اس سے کوئی تعلق واسطہ نہ رکھیں۔ خیر اس کو بھی کسی حد تک نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ ان اشغال سے انہیں کبھی اتنی فرصت نہیں ملتی کہ عوام کو اسلامی نیکیوں باہمی محبت۔ صلح جوئی۔ امن پسندی۔ ایسے اسلامی اخلاق کی طرف توجہ دلائیں۔ جمعہ کے خطبوں میں محض جذباتی اور دور از قیاس حکایتیں بیان کی جاتی ہیں۔ صوم و صلوٰۃ اور دوسرے مذہبی فرائض کی حقیقت سمجھانے کی کبھی کوشش نہیں کی جاتی۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ دردناک حالات دیکھ کر کبھی کبھی کوئی دل چونک اٹھتا ہے جیسا کہ اس مضمون کے لکھنے والے جناب ریاض خالد صاحب چونک اٹھے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جو دل بیدار ہوتے ہیں۔ وہ بھی خالص دین کی طرف جانے کی بجائے سیاست کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے تعلیم و تربیت اور تبلیغ و اشاعت کے حکمرانوں سے الجھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور دین کی گاڑی وہیں کی وہیں گڑی رہتی ہے۔

مشرقی دنیا کی عام بیداری کے ساتھ ساتھ بعض اسلامی ممالک میں ایسی تحریکیں بھی معرض وجود میں آئی ہیں۔ جن کا دعویٰ تجدید و احیائے دین کا ہوتا ہے۔ ہمیں ایسی تحریکیں برپا کرنے والوں اور ان کے ہمنواؤں کی نیتوں پر قطعاً شبہ نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ان کے دل میں واقعی اسلام اور مسلمانوں کا درد ہوتا ہے۔ مگر بوجوہات یہ تمام کی تمام تحریکیں بجائے امن پسندانہ طریق کار کے شورش پسندانہ طریق کار اختیار کر رہی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ دین کا قافلہ تو ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھتا۔ البتہ ملک میں باہمی تنازعات اور آویزشوں کا ایک نیا باب کھل جاتا ہے۔ اور وہ طاقت جو تبلیغ و اشاعت اسلام میں صرف ہونی چاہیئے تھی۔ اس طرح ضائع ہو جاتی ہے۔

یورپ میں عیسائیت کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جس دور سے شاید ہم اب گذر رہے ہیں۔ اسی دور سے یورپ بھی گذرا ہے۔ انہوں نے فرقوں کی باہمی مناقشت کو یک قلم محدود کر دیا ہے۔ اور حکومتی اقتدار کو اس سے واگذار کرا لیا ہے۔ اس کا نتیجہ عیسائیت کو کمزور کرنے میں نہیں بلکہ اس کو مضبوط تر کرنے کی صورت میں نکلا ہے۔ ہماری یہ مذہبی تحریکیں ابھی تک اسی زعم میں گرفتار ہیں۔ کہ حکومت کے بغیر دین کی اقامت نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ گذشتہ چند صدیوں میں تاریخ اسلام میں ایسے حادثات گذرے ہیں۔ کہ اگر ہم چاہتے۔ تو ان سے سبق سیکھ سکتے تھے۔ اور ہماری یہ تحریکیں بجائے اقتدار کے لئے اپنے حکمرانوں سے الجھنے کے اسلام کی ترقی کے لئے جہاد کبیر کر سکتی تھیں۔ جس کا نتیجہ یقیناً دہی ہوتا۔ جو اب وہ تعجیل سے حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ مگر بجائے منزل مقصود پر پہنچنے کے سیاست کے جنگلوں میں بھٹکتی پھرتی ہیں۔ اور مسلمانوں کا دین و دنیا دونوں تباہ کر رہی ہیں۔

مصر کے حادثہ فاجعہ اور ایران میں بعض اہل علم حضرات کے قتل اور انڈونیشیا وغیرہ دوسرے ممالک میں ان تحریکوں کو اپنے طریق کار کا جائزہ لینا واجب ہے اور ان کے چلانے والوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اس طریق کار کے نتائج اسلام اور مسلمانوں کے لئے کتنے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی ایسی تحریکیں چلائی گئی ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ حالات زیادہ خراب نہیں کر سکیں۔ اگرچہ مودودی صاحب کے اصول جہاں تک رسائل اور کتابوں میں ہیں۔ ایسے خطرناک اور غیر اسلامی ہیں۔ کہ اگر ان پر ایک دن بھی خدانخواستہ عمل ہو۔ تو یہ ملک جہنم زار بن جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ مودودی صاحب کو بھی آخر عملاً آئین پسندی کا ہی سہارا لینا پڑا ہے۔ اور شکر کا مقام ہے۔ کہ تھوڑے سے تجربہ سے ہی وہ کچھ کچھ راہ راست پر آتے جا رہے ہیں۔ اور اگر ان پر پھر کوئی تعجیلی رجحان غالب نہ آیا۔ تو امید ہے کہ وہ اپنے نظریات پر نظر ثانی کریں گے۔ اور ایسی اصلاح کر لیں گے۔ کہ ان کی جدوجہد واقعی اسلام اور مسلمانوں کے لئے سرمایہ۔ اور ان کی تحریری قابلیت بجائے نقصان رساں ہونے کے مفید ثابت ہوگی۔

ضروری اعلان

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ)

قادیان میں کارکنان کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں پیدا کیا۔ اس لئے یہ ہندوستانیوں کا حق ہے۔ کہ وہ سلسلے کے کاموں کے لئے قربانیاں کریں۔ اس لئے تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اول ڈاکٹر دوم گریجوایٹ سوم میٹرک پاس اگر اپنی زندگیاں ساری عمر کے لئے نہیں تو دس دس سال کے لئے وقف کریں۔ تاکہ ان کو قادیان میں رکھ کر دینی تعلیم دلائی جائے۔ اور پھر سلسلہ کے کاموں پر لگایا جائے۔

خاکسار :- مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۸/۳/۵۶

ایک دعوتِ مباہلہ — اور — اس کا جواب

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

جناب مودودی صاحب کی جماعت کے ہفت روزہ آرگن "المنبر" لائل پور مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۵۶ء میں چنیوٹ کے ایک مولوی صاحب منظور احمد ابن حاجی احمد بخش صاحب "صدر مدرس جامعہ عربیہ" کی طرف سے "مرزا محمود احمد صاحب قادیانی کو دعوت مباہلہ" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کے نیچے جناب مدیر صاحب المنبر نے لکھا تھا کہ:-

"اس پر ہم اپنی مفصل رائے آئندہ اشاعت میں پیش کریں گے"

ہمیں انتظار تھا کہ المنبر کی اگلی اشاعت میں جناب ایڈیٹر صاحب "دعوت مباہلہ" کے بارے میں اپنی رائے ذکر کریں گے۔ مگر انہوں نے المنبر ۲۴ فروری میں اس تعلق میں صرف مندرجہ ذیل سطور شائع کی ہیں:- لکھتے ہیں۔ "جہاں تک ہم نے ان دنوں اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ کہ مباہلہ کی شرعی حیثیت کیا ہے ہمارے نزدیک حسب ذیل نکات حل طلب ہیں (۱) کیا مباہلہ کا چیلنج ہر امتی دے سکتا ہے؟ (۲) کیا مباہلہ شرعاً معیار حق و باطل ہے؟ (۳) کیا مباہلہ کے بعد ضروری ہے کہ خرقِ عادت کے طور پر کوئی ایسا نشان ظاہر ہو جس کے ذریعہ زیر بحث مسئلہ کے بارے میں عوام کو قطعی رائے قائم کرنے کی سہولت میسر آئے"۔

جناب ایڈیٹر صاحب المنبر نے یہ تین سوال پیدا کر دیئے ہیں۔ مگر آج تک مسلسل مضمون لکھنے کے باوجود ان تین حل طلب نکات "کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور نہ ہی ان کے بارے کسی قسم کی بحث کی ہے۔ جس کے صاف معنے ہیں کہ جناب ایڈیٹر صاحب کے نزدیک ابھی تک "مباہلہ کی شرعی حیثیت" واضح نہیں ہے۔ کیا یہ مناسب نہ تھا کہ مولوی منظور احمد صاحب جنہوں نے المنبر میں دعوتِ مباہلہ" شائع کرائی تھی۔ وہ ایڈیٹر صاحب پر مباہلہ کی شرعی حیثیت بھی واضح کر دیتے۔

جہاں تک مولوی منظور احمد صاحب مدرس مدرسہ چنیوٹ کی طرف سے دعوتِ مباہلہ کا سوال ہے۔ اس کے متعلق پہلی بات یہ ہے کہ جب ہر جگہ احمدی موجود ہیں تو آپ نے دعوت مباہلہ کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کو کیوں منتخب فرمایا۔ اور انہیں ہی خاص طور پر کیوں مخاطب کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ مولوی منظور احمد صاحب کہیں گے کہ چونکہ وہ جماعت کے امام ہیں اور ان کے ساتھ فیصلہ ساری جماعت پر حجت ہوگا۔ اسلئے بندہ نے اتمام حجت کے لئے موجودہ خلیفہ محمود احمد کو دعوت مباہلہ دی"۔ مگر کیا انصاف کا یہ تقاضا نہ تھا کہ مولوی صاحب موصوف اپنی پوزیشن بھی واضح کر دیتے۔ کہ وہ بھی کسی جماعت کے امام ہیں۔ اور کیا ان کے ساتھ جماعت احمدیہ کا فیصلہ بھی کسی دوسرے فرقے پر حجت ہوگا؟ اگر ایسا نہیں ہے تو واضح ہے کہ مباہلہ ایسے سنجیدہ اور خالص روحانی معاملہ میں بھی یہ لوگ دنیا دارانہ ہوشیاری برت کر سستی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ پس اول تو مولوی منظور احمد صاحب کو اس دعوت کے لئے کسی فرقہ کے امام اور اس کی جماعت کو پیش کرنا چاہیئے۔ اگر ایسا نہیں تو کم از کم وہ جناب مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی طرف سے ہی بطور نمائندہ پیش ہوں۔ اگر جناب مولانا مودودی صاحب مولوی منظور احمد صاحب کے متعلق یہ اعلان شائع فرما دیں کہ ان کے ساتھ جو فیصلہ ہوگا۔ وہ ان کی جماعت اسلامی پر حجت ہوگا۔ تو مولوی منظور احمد صاحب کو ان کے مطالبہ کے مطابق "قبول دعوت" اور تصفیہ شرائط کے لئے وقت و مقام کا تعین" کرکے فوراً اطلاع دی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر یہ صورت نہ ہو اور مولوی منظور احمد صاحب کسی کی نمائندگی نہ کرتے ہوں۔ تو خدا ترس اصحاب خود فرمائیں کہ مولوی صاحب کا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کو دعوت دینا کیا معنے رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مولوی منظور احمد صاحب کے طریق کو اختیار کرکے تو ہر مولوی مولوی منظور احمد صاحب کی طرح یہ شعر اخبار المنبر میں چھپوا سکتا ہے۔ کہ ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

مولوی منظور احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

"راقم الحروف نے مرزائیت کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے بیٹے محمود احمد کی اکثر تصنیفات کا بنظر غائر جائزہ لیا ہے۔ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے دعاوی میں کاذب اور مفتری پایا ہے۔ چونکہ مرزائی اپنے کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ اور مرزا غلام احمد کی نبوت اور مسیحیت پر بضد مصر ہیں۔ گذشتہ نصف صدی میں بارہا مناظرے ہوئے لیکن مرزائی ہر دفعہ شکست کھانے کے باوجود اپنے موقف پر جمے رہے نیز علمائے کرام نے تقریروں تحریروں اور اخبارات کے ذریعہ ان کے عقیدہ اور مسلک پر گہری تنقیدیں کیں اور تابڑ توڑ دندان شکن جواب دیئے۔ لیکن بے سود"

گویا مولوی صاحب نے نصف صدی کی تمام "علمائے کرام" کی جدوجہد کو بے اثر اور بے سود بلکہ سراسر ناکام قرار دے کر اپنے لئے "مقام" پیدا کرنا چاہا ہے۔ احمدیوں کے ہر موقعہ پر شکست کھانے کی بجائے یہی ہوا۔ انہی مزعومہ "شکستوں" کا یہ نتیجہ ہے کہ بقول جناب مدیر المنبر:-

"یہ حقیقت سب کے سامنے ہے
کہ قادیانی جماعت پہلے سے
زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی"
(۱۳ فروری ۱۹۵۶ء)

باقی رہا یہ دعوےٰ کہ مولوی منظور احمد صاحب نے "مرزائیت کا گہرا مطالعہ" کیا ہے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے "دعاوی میں کاذب" پایا ہے۔ اس کی حقیقت امتحان کے موقع پر کھل جائیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بنیادی دعاوی ہیں۔ (۱) اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اب بھی وہ اپنے مقرب بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور انہیں اپنے الہام و وحی سے نوازتا ہے (۲) اسلام کا رسول زندہ رسول ہے۔ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات ہمیشہ کے لئے جاری ہیں۔ باقی جملہ انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی جسمانی آمد کا خیال سراسر غلط ہے اب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع ہو کر مسیحیت کے مقام پر فائز ہوا ہوں (۳) اسلام کی کتاب قرآن مجید زندہ کتاب ہے۔ اسکی کوئی آیت منسوخ نہیں ہوتی اور نہ کبھی ہوگی وہ دائمی اور عالمگیر اور زندہ شریعت ہے۔ اسلئے مستقل یا نئی شریعت لانے والا کوئی نہیں آسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ تین بنیادی دعاوی ہیں۔ احمدیت کی ساری عمارت انہی دعاوی پر مبنی ہے۔ مولوی منظور احمد کہتے ہیں کہ یہ دعاوی کاذب ہیں۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ مولوی صاحب موصوف غلطی خوردہ ہیں۔ اگر وہ تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اس سلسلہ میں تحقیقی طور پر کوئی گفتگو کرنا چاہیں۔ جس میں شور و فساد مدنظر نہ ہو تو ہم اس کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اگر یہ صورت پیدا نہ ہوئی اور مولوی منظور احمد صاحب اسلامی شرائط کے مطابق مباہلہ کے لئے آمادہ ہو گئے تو تب بھی مباہلہ سے پہلے اتمام حجت کے طور پر ان پر سب مسائل واضح کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

مولوی منظور احمد صاحب کو علم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آپ زیادہ کام نہیں کر سکتے تاہم مولوی صاحب مطمئن رہیں کہ اگر انہوں نے شریعت کے مطابق مباہلہ پر حقیقی آمادگی ظاہر کی تو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی طرف سے باقاعدہ نمائندہ یا نمائندے مقرر فرمائیں گے اور دنیا پر ایک مرتبہ اور کھل جائے گا کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے یہ کسی انسان کا کاروبار نہیں۔ خدا تعالےٰ اس کا محافظ ہے۔ اور وہی اس جماعت کا حامی و ناصر ہے اور اس جماعت کی ترقی محض اسی کے فضل اور رحم سے ہو رہی ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

احمدی جماعتیں یوم جمہوریہ شایان شان طریق سے منائیں

حکومت پاکستان کی طرف سے ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کو یوم جمہوریہ منائے جانے کا اعلان ہوا ہے۔ احباب جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے لئے تحریر ہے کہ وہ اچھے شہری ہونے کے لحاظ سے خود اور اپنے ہم وطنوں سے مل کر اس موقع کے شایانِ شان طریق سے خوشی اور مسرت کا اظہار کریں۔ نیز دوست پاکستان کے استحکام کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور اجتماعی دعا کریں۔

(ناظر امور خارجہ)

حضرت مسیح ناصری پیشگوئی "عمانوایل" کے مصداق قرار نہیں پا سکتے

یسعیاہ ۷/۱۴ کا صحیح ترجمہ اور اس پر رسالہ المائدہ کا بے جا اعتراض

دوسری صدی عیسوی کا ایک دینی مکالمہ

(۲)

مسعود احمد

المائدہ کا دوسرا اعتراض

اس ضمن میں المائدہ نے دوسرا اعتراض یہ اٹھایا ہے۔ کہ اگر "جوان عورت" کا ترجمہ درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو متی کی انجیل کے وہ الفاظ جن میں مسیح کو پیشگوئی عمانوایل کا مصداق ظاہر کیا گیا ہے کس طرح درست ثابت ہوں گے۔ چنانچہ المائدہ مغربی پاکستان کرسچن کونسل کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"اگر (مغربی پاکستان کرسچن کونسل بائیبل کے نئے انگریزی ترجمے کو) درست مانتی ہے تو متی ۱/۲۳ کا یہ بیان کیونکر درست ہوگا کہ "جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو۔ کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی۔ اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے"۔ نبی کی جس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر وہ کہاں ہوگی؟"

(المائدہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۶ء)

یہ امر ثابت ہو جانے کے بعد کہ چونکہ یسعیاہ ۷/۱۴ کا ترجمہ غلط ہوتا رہا ہے۔ یہ بات خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ متی کی مذکورہ بالا آیت درست نہیں ہے اور مسیح علیہ السلام کو یسعیاہ ۷/۱۴ کی پیشگوئی کا مصداق ثابت کرنے کے شوق میں یہ بعد میں انجیل میں داخل کی گئی ہے۔ المائدہ اپنی اناجیل کو تحریف سے پاک ثابت کرنے کے لئے چاہتا ہے کہ یسعیاہ کے ترجمہ میں آج تک جو غلطی کی جاتی ہے۔ اسے سرے سے تسلیم ہی نہ کیا جائے خواہ حقائق کی روشنی میں وہ غلطی کتنی ہی اظہر من الشمس کیوں نہ ہو چکی ہو۔ اس طرز استدلال کہ چونکہ متی کی انجیل پر حرف آتا ہے۔ اس لئے وہ دانستہ یسعیاہ ۷/۱۴ کے غلط ترجمہ کو غلط پایا جانے۔ اور دنیا کے سامنے اسے ہی درست ظاہر کیا جانے بہت نرالا ہے۔

اناجیل میں تحریف کا آغاز

دراصل جہاں یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ عیسائی دنیا آج تک سرتا سر غلط ترجمہ سے فائدہ اٹھا کر حضرت مسیح علیہ السلام کو یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کا مصداق ظاہر کرتی رہی ہے۔ وہاں ساتھ ہی جدید تحقیق کی روشنی میں اس امر کے بے شمار ثبوت فراہم ہو چکے ہیں۔ کہ موجودہ اناجیل تحریف سے پاک نہیں ہیں۔ ان میں ضرورت کے مطابق ابتدا ہی سے تحریف ہوتی چلی آ رہی ہے۔

اس تحریف کا آغاز اس وقت ہوا۔ جب پولوس نے دین مسیحی کو غیر اقوام میں مقبول بنانے کے لئے Greek Mythology کے زیر اثر اس میں الوہیت مسیح۔ مسیح کے مرنے مرکر جی اٹھنے اور آسمان پر جانے نیز تثلیث اور کفارہ وغیرہ کے عقائد شامل کئے۔ اس طرح یہ نیا دین جسے موسوی عقائد سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ یہودیوں کے لئے اور بھی زیادہ ناقابل قبول بن گیا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ان نئے عقائد کی وجہ سے مسیحیت کو رومی اور یونانی اور دوسری مشرک اقوام میں تو کسی حد تک مقبولیت حاصل ہونے لگی۔ لیکن یہودی پہلے سے بھی بڑھ کر اس کے مخالف ہو گئے اور اس طرح یہودیوں میں تبلیغ کا راستہ یکسر مسدود ہو کر رہ گیا۔ ابتدائی مسیحیوں نے اس مشکل کا یہ حل نکالا۔ کہ یہودیوں سے ان مسائل پر براہ راست بحث کرنے کی بجائے ان کو یہ سمجھانا شروع کیا۔ کہ مسیح تورات کی بیان کردہ تمام پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ اس اسلوب نے اناجیل میں ایک نئی تحریف کا دروازہ کھول دیا۔ چنانچہ مسیح کو انبیاء بنی اسرائیل کی پیشگوئیوں کا مصداق ثابت کرنے کی خاطر جہاں وہ ایک طرف حسب ضرورت اناجیل میں تحریف کرتے چلے گئے۔ وہاں دوسری طرف انبیاء بنی اسرائیل کے صحیفوں کے غلط تراجم سے بھی انہوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ بحث کے اس نئے اسلوب کی مدد سے ایک طرف وہ یہ ثابت کرتے تھے کہ یسوع میں وہ تمام علامات پوری ہوتی ہیں۔ جو آنے والے مسیح کے متعلق تورات میں بیان ہوئی ہیں۔ اور دوسری طرف ساتھ ہی یہ دکھانے کی کوشش بھی کرتے تھے کہ مسیح کو صلیبی موت اور اس موت کے بعد جی اٹھنے کے سلسلہ میں جو واقعات پیش آئے۔ ان کے متعلق بھی کسی نہ کسی رنگ میں تورات کے اندر اشارہ موجود ہے۔ مسٹر ٹی آر گلوور نے اپنی مذکورہ بالا کتاب میں عیسائیوں اور یہودیوں کی ان ابتدائی بحثوں اور مناظرات کا ذکر کرتے ہوئے اس زمانہ کے عیسائیوں کی اس ناپسندیدہ روش پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ جس کا مقصد مسیح علیہ السلام کو کسی نہ کسی طرح انبیاء بنی اسرائیل کی تمام پیشگوئیوں کا مصداق ثابت کرنا تھا۔ وہ لکھتے ہیں:۔

ترجمہ "یسوع کو مسیح ثابت کرنے کے لئے عہد نامہ قدیم کے اقتباسات پیش کرنے کے اسلوب کو رواج دیا گیا۔ اس نئے اسلوب کی ابتدا کیونکر ہوئی۔ اس کی تفصیل (حال) مرور زمانہ کی نذر ہو چکا ہے۔"

(صفحہ ۱۸۳)

یہ بتانے کے بعد کہ عہد نامہ قدیم کی ایک ایک بات کو مسیح پر چسپاں کرنے کا طریق ایک خاص ضرورت کے ماتحت بعد میں رائج ہوا۔ مسٹر گلوور لکھتے ہیں کہ یہ اسلوب غیر معقول اور بے معنی سا تھا۔ چنانچہ ان کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:۔

ترجمہ "پیشگوئیاں چسپاں کرنے کا یہ سارا اسلوب غیر سائنسی اور حادثاتی نوعیت کا تھا۔ اور آرٹی میڈورس نامی قدیم نجومی کے ان اصولوں سے ملتا جلتا تھا۔ جن کی مدد سے وہ خوابوں کی تعبیر بتاتا تھا ـــ یہ ایک تکلیف دہ مماثلت ہے۔" (صفحہ ۱۸۴)

پیشگوئیاں چسپاں کرنے کے غیر معقول اسلوب پر روشنی ڈالنے کے علاوہ مسٹر گلوور نے اس امر کو بھی واضح کیا ہے۔ کہ یہ اسلوب خود حضرت مسیح علیہ السلام کے اپنے اسلوب اور طریق کے منافی تھا وہ لکھتے ہیں

ترجمہ "ان تائیدی اقوال کے باوجود جو انجیل کے مصنفین نے کہیں کہیں مسیح کی طرف منسوب کئے ہیں یہ ظاہر ہے کہ (عہد نامہ قدیم کی تمام پیشگوئیوں کو مسیح پر چسپاں کرنے کا) یہ سارا سلسلہ یسوع کے مزاج اور طریق فکر کے بالکل منافی ہے۔"

(صفحہ ۱۸۳)

یقیناً حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز اس بات کے روادار نہ تھے۔ کہ وہ اپنے آپ کو بلا استثناء تمام پیشگوئیوں کا مصداق ٹھہرانے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ خدا کے ظہور کا بابرکت دن

"سچ تو یہ ہے۔ کہ جب تک ہم خود نہ مریں۔ زندہ خدا نظر نہیں آ سکتا۔ خدا کے ظہور کا دن وہی ہوتا ہے۔ جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آئے۔ ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں ہم مردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔ جب ہمارا منہ ٹھیک ٹھیک اس کے محاذات میں پڑے گا۔ تب وہ واقعی استقامت جو تمام نفسانی جذبات پر غالب آتی ہے ہمیں حاصل ہوگی۔ اس سے پہلے نہیں۔ اور یہی وہ استقامت ہے جس سے انسانی زندگی پر موت آ جاتی ہے۔ ہماری استقامت یہ ہے۔ کہ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کہ بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن۔ یعنے یہ کہ قربانی کی طرح میرے آگے گردن رکھ دو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

کیونکہ انبیاء بنی اسرائیل کے صحیفوں میں جو پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ وہ تمام کی تمام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں سے اکثر کا تعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے ہے۔ پس پہلی اور دوسری صدی عیسوی کے مسیحیوں کا یہ طریق کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمام سابقہ پیشگوئیوں کا مصداق ثابت کرنا چاہتے تھے۔ درست نہ تھا۔ ساری پیشگوئیاں ان پر نہ چسپاں ہوتی تھیں۔ اور نہ ہو سکتی تھیں۔ اس لئے وہ عہد نامہ قدیم کے تراجم اور پھر خود اپنی اناجیل میں حسب ضرورت ایسی ترامیم کرتے چلے گئے۔ کہ جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بآسانی تمام سابقہ پیشگوئیوں کا مصداق ثابت کیا جا سکے۔ چنانچہ یسعیاہ باب ۷ آیت ۱۴ میں جس عظیم الشان نبی کے ظہور کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو اس کا مصداق ثابت کرنے کے لئے جہاں ابتدائی دور کے مسیحیوں نے یسعیاہ نبی کے صحیفے کے غلط ترجمہ کا سہارا لیا۔ وہاں انجیل میں بھی ایسے الفاظ داخل کر دیئے۔ کہ جن سے یہ ثابت ہو سکے کہ فی الواقع حضرت مسیحؑ اس پیشگوئی کے بھی مصداق ہیں۔ چنانچہ دوسری صدی عیسوی کے اواخر میں یہودیوں اور مشرکین میں سے بعض لوگوں نے عیسائیوں پر یہی الزام لگایا تھا۔ کہ وہ جب چاہتے ہیں اپنی مذہبی کتابوں میں موقع اور محل کے مطابق ترمیم کر لیتے ہیں۔ مسٹر گلوور نے ان کے اس اعتراض کا ذکر اپنے طور پر ان الفاظ میں کیا ہے:۔

ترجمہ: "عیسائی وقتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک خاص اسلوب کے مطابق اپنی اناجیل کو مرتب کرتے اور ان میں تبدیلی کر دیتے تھے۔" (ص۱۴۳)

متی کی انجیل میں تحریف کا ثبوت

عیسائیوں کے بعض محقق علماء نے متی کی خاص اس آیت کے حوالہ سے جس میں مسیح کو یسعیاہ ۷/۱۴ کا مصداق ظاہر کیا گیا ہے۔ متی کی انجیل میں تحریف کو تسلیم کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس انجیل میں پیشگوئیوں کے ظہور کا بیان مصنوعی ہے۔ اور ضرورتاً بعد میں شامل کیا گیا ہے۔ چنانچہ مسٹر جے۔ ای کارپنٹر (J. E. carpenter) اپنی مشہور کتاب "The First Three Gospels" مطبوعہ ۱۸۹۰ء کے صفحہ ۳۶۶ پر "عام متن اور اس کے مواد میں ایزادی" کے عنوان کے ماتحت متی ۱/۲۲، ۲۳ اور اسی قسم کی دوسری آیات کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ "متی کی بیان کردہ کہانی میں خیال کی وسعت زیادہ نمایاں ہے۔ لیکن اس وسعت خیال کے پیچھے پردہ بعض مخصوص مقاصد کارفرما نظر آتے ہیں۔ جن میں پیشگوئیوں کا ظہور خاص طور پر نمایاں ہے۔ اس لئے اس میں روانی کی بجائے تصنع اور بناوٹ کا عنصر غالب ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ عظیم جذبات کو از خود اشعار کی شکل میں ڈھال لینے والے روحانی تخیل کی بجائے سوچے سمجھے تاثرات کی پیداوار معلوم ہوتی ہے۔ جس کا مقصد بعض مخصوص خیالات کو پیش کرنا ہے۔ کیا یہ اسلوب ایک بعد کے زمانہ کی پیداوار نہیں ہے؟"

مسٹر کارپنٹر آگے چل کر یہ ثابت کرتے ہوئے کہ متی کی انجیل میں عرصۂ دراز تک مسلسل تحریف ہوتی رہی۔ اور یہ کچھ سے کچھ شکل اختیار کرتی چلی گئی۔ لکھتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ "یہ امر یقینی ہے۔ کہ متی کی انجیل اپنی موجودہ شکل میں کسی حواری کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ اس کی مصنوعی ترتیب، جگہ جگہ اس کا مبہم اندازِ بیان جو ایک عینی شاہد کی مہارت سے بہت بعید ہے۔ عقائد کی بدلی ہوئی صورت اور کلیسیائی زندگی کے متعلق اشارات، یہ سب باتیں ہمیں پہلی انجیل کے مصنف کو مسیح کے حواریوں میں شامل کرنے سے منع کرتی ہیں" (ص۳۸۹)

اسی طرح جرمن محقق Wilhelm Soltau نے اپنی کتاب "Birth of jesus christ" مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں یسعیاہ ۷/۱۴ کے ضمن میں Virgin کے ترجمہ کو غلط ثابت کرتے ہوئے متی ۱/۲۲ اور اس کے بعد کی آیت کو سراسر تحریف پر محمول کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ان آیات کا پہلی آیات سے کوئی جوڑ نہیں ہے۔ مسیحؑ عمانوایل کے نام کا کسی طرح بھی مصداق قرار نہیں پا سکتا۔ یہ آیات خواہ مخواہ متی کی انجیل میں شامل کر دی گئی ہیں۔ اس ضمن میں ان کی کتاب کا صفحہ ۵۰ و ۵۱ خاص طور پر اہم ہے۔

خلاصۂ کلام

الغرض دوسری صدی عیسوی کے یہودی عالموں اور موجودہ زمانہ کے مغربی محققین کے جو حوالہ جات ہم نے اوپر نقل کئے ہیں۔ ان سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ بائیبل کے قدیم عبرانی متن کے رو سے یسعیاہ باب ۷ آیت ۱۴ میں Virgin (کنواری) کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس میں جو عبرانی لفظ ہے۔ اس کا صحیح ترجمہ Young Woman (جوان عورت) ہے۔ ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن والوں نے اس آیت کا یہ ترجمہ کر کے کہ "دیکھو ایک جوان عورت حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی۔ اور اس کا نام عمانوایل رکھا جائے گا" ایک ایسی غلطی کی اصلاح کی ہے۔

جس کا بالبداہت غلط ہونا پوری طرح ثابت ہو چکا ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہے۔ کہ متی $\frac{1}{22-23}$ جن میں مسیح کو یسعیاہ ۷/۱۴ کا مصداق ظاہر کیا گیا ہے۔ انجیل میں ضرورۃً بعد میں داخل کی گئی ہیں۔ اصلی نہیں ہیں۔

آج تو عیسائی دنیا نے صدیوں بعد اناجیل اور عہد نامہ قدیم میں تحریف کی ایک مثال کو تسلیم کیا ہے۔ رفتہ رفتہ جدید تحقیق کی روشنی میں ایسی بے شمار تحریفات منظرِ عام پر آکر ان کتب کا محرف و مبدل ہونا اس طور پر ثابت کر دیں گی۔ کہ جس سے انکار کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ اس لئے کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام مروجہ عیسائیت (جس کو مسیح علیہ السلام کی اصل تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے) کے نابود ہونے کی کھلے اور واضح الفاظ میں پہلے ہی پیشگوئی فرما گئے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں۔ سمجھ میں آئیں گی"

(تذکرہ صفحہ ۲۸۶ طبع اول)

(بحوالہ الفرقان)

مبارک ہیں وہ جو انیس سالہ جہاد کا بقایا ۱۵ مئی تک ادا کر لیں

تا ان کا نام تاریخ اسلام کی کتاب سے کٹ نہ جائے

(۱) تحریک جدید کا انیس سالہ بقایا ادا کر کے نام درج رجسٹر کروانے کے بارہ میں دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ متواتر تین سال سے لکھ رہا ہے۔ لیکن اب تک بعض کے ذمہ بقایا ہے۔ جو ادا نہیں ہوا۔ باوجودیکہ خطوط اور اخبار کے اعلانوں کے ذریعہ بار ہا توجہ دلائی گئی ہے۔

(۲) آپ کے دل میں شدید خواہش ہوگی۔ کہ میرا نام بھی اس تاریخی کتاب میں آجائے۔ جو انیس سالہ جہاد کبیر میں حصہ لینے والی پانچ ہزار فوج کی ہے۔ اس بات کو آپ ہرگز پسند نہ کریں گے۔ کہ آپ کا نام اس فہرست سے کاٹ دیا جائے۔ اور نہ ہی دفتر اس کو پسند کرتا ہے۔ کیونکہ آپ سالہا سال سے اپنے دوسرے احباب کے شانہ بشانہ قربانی کرتے آئے ہیں۔ باوجودیکہ اس ادائیگی کے زمانہ میں بھی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوا۔ مگر آپ کے ایمان اور اخلاص نے یہی فیصلہ کیا کہ کچھ بھی ہو۔ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے اشاعت کے کام سے پیچھے قدم رکھنا گوارا نہیں۔ خواہ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں فاقہ برداشت کرنا پڑے۔ خواہ بیوی بچوں کا پیٹ کاٹنا پڑے۔ میں بفضلِ خدا شامل رہوں گا۔ باوجود مشکلات کے شامل رہے۔

(۳) اب جو تھوڑا سا بقایا ہے۔ اس کو ادا نہ کرنا اور پھر اس وجہ سے تاریخ اسلام کی کتاب سے نام کٹوانا ایک مومن کی شان کے شایاں نہیں۔

(۴) پس موجودہ حالات میں باوجود مشکلات کے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنا بقایا ۱۵ مئی تک اگر ادا کر دیں۔ تو آپ کو موقع ہے۔ کہ آپ کا نام فہرست میں لکھا جائے۔

(۵) یاد رہے۔ فہرست کے پورا ہونے میں صرف تھوڑی سی گنجائش ہے۔ دفتر کی کوشش ہے کہ آپ کا نام اس میں آجائے۔

(۶) مبارک ہیں وہ جو اب اس فہرست میں شامل ہو جائیں گے۔ بدقسمت ہوں گے وہ جو آخری وقت منزل کے قریب پہنچ کر تھک کر قدم پیچھے ہٹا لیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو شامل رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۷) آپ یہ پڑھتے ہی اگر بقایادار ہیں۔ تو اطلاع دیں۔ کہ اپنا بقایا ۱۵ مئی تک قسط وار یا یکمشت ہی کس طرح ادا کریں گے؟ (وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعاء

ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔ ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ بازو اور ٹانگ میں جنبش شروع ہو گئی ہے۔ گو ابھی ہلکی سی ہے۔ الحمد للہ۔ جن دوستوں نے ہمدردی کے خطوط لکھے احباب ان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہ فرداً فرداً سب کو جواب دینے سے فی الحال معذور ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ رفیق احمد پسر کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب آفیسر وارڈ کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور کینٹ

چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ مرکزیہ

نائب صدر محترم کی اپیل پر لبیک کہنے والے مخلصین

نائب صدر محترم انصار اللہ مرکزیہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے چند روز ہوئے یہ اپیل کی تھی کہ انصار اللہ میں سے دو سو اراکین کم از کم ایک ایک سو روپیہ "تعمیر فنڈ" میں فوری ادا فرمادیں تو تعمیر کا کام جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے الحمد للہ! کہ یہ تحریک اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہے اور احباب کی طرف سے اس میں شمولیت کی اطلاعات آ رہی ہیں اور دوست نہ صرف وعدے بھجوا رہے ہیں بلکہ نقد رقوم بھی آنی شروع ہو گئی ہیں۔ چندہ دہندگان کی پہلی فہرست اس وقت شائع کی جائے گی جب یہ تعداد پچاس تک پہنچ جائے گی تا کہ احباب ان دوستوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اموال میں برکت دے اور انہیں خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بڑھ چڑھ کر توفیق ملے۔

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک جلسہ

۱۴ مارچ ۱۹۵۶ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں زیر صدارت محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا جو ایک طالبعلم سعید احمد جماعت نہم نے کی۔ اور بشیر احمد نہم نے نظم پڑھی۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن بہت مبارک دن ہے۔ کیونکہ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۱۴ مارچ کو مسند آرائے خلافت ہوئے تھے۔

اس کے بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل نے منصب خلافت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت کا وجود نہایت ضروری ہے اور جماعت کا شیرازہ خلیفہ کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔

مکرم ماسٹر سعد اللہ صاحب نے ابتدائی ایام خلافت کا اور آج کی حالت سے موازنہ فرمایا۔

ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی نے حضرت امیر المومنین کے ایک الہام کی تشریح فرمائی۔

آخر میں صدر صاحب نے تقریر فرمائی۔ (نامہ نگار)

ضلع گوجرانوالہ کی جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

ضلع گوجرانوالہ کی جس جماعت میں چالیس سال سے زائد عمر کے تین یا تین سے زیادہ دوست ہوں وہ اپنے ہاں مجلس انصار اللہ قائم کر کے اپنی تنظیم اور عہدہ داروں سے اطلاع دیں۔ جماعتی نظم و ضبط کے لئے ہر جگہ مجلس انصار اللہ کا قیام ضروری ہے۔ کوئی جماعت ایسی نہیں رہنی چاہیئے جہاں انصار اللہ کی مجلس قائم نہ ہو جلد سے جلد مجلس قائم کر کے مجھے اطلاع دی جائے۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ زعیم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ)

ربوہ کے ہسپتال کے نام میں تبدیلی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ فروری یوم مصلح موعود کے مبارک موقعہ پر ہسپتال کی نئی پختہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اور صدر انجمن کی سفارش پر حضور نے ربوہ کے ہسپتال کا نام بجائے نور ہسپتال کے فضل عمر ہسپتال منظور فرمایا تھا۔ لہذا آئندہ سے صیغہ ہذا کا نام فضل عمر ہسپتال ہوگا۔ دوست خط و کتابت میں اس کو یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

دعائے نعم البدل

میری چھوٹی بچی عمر ۱½ ماہ کو ۱۵ مارچ کی صبح کو اچانک نمونیہ کا حملہ ہوا۔ اسی دن پانچ بجے شام وفات پاگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسری لڑکی امۃ الوحید کو ٹائیفائڈ کا عارضہ ہے اور میری بیوی بھی بیمار ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بیماروں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین

سردار رحمت اللہ پروپرائٹر سردار واشنگ فیکٹری ربوہ

خدام الاحمدیہ! ہمارے کام میں ایک نئی زندگی نظر آنی چاہیئے

ہمارے محبوب آقا نے ایک گذشتہ سالانہ اجتماع پر صدر دفتر خدام الاحمدیہ کی تعمیر کی طرف جس رنگ میں توجہ دلائی تھی وہ ہمارے ذہنوں سے اتر نہیں سکتی۔ لجنہ اماء اللہ کے دفتر کی عالیشان عمارت کسی کی نظر سے اوجھل نہیں۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے انصار اللہ کے دفتر کی تعمیر بھی شروع ہوگئی ہے۔ خدا کرے ان کو بھی ایک اچھی عمارت کا دفتر تعمیر کرنے کی توفیق ملے۔ لہذا ضرورت ہے کہ ہم بھی اپنے صدر دفتر کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی طرف خاص توجہ دیں۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر کی عمارت ایک منہ بولتی تصویر ہونی چاہیئے اور اس کی ظاہری عالیشان و شوکت سے مترشح ہو کہ یہ نوجوانوں کا شاہکار ہے۔ کیونکہ ہمارے ہر کام میں ایک نئی زندگی نظر آنی چاہیئے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

حضرت المصلح الموعود کی اولوالعزمی

اللہ تعالےٰ کے کلام میں مصلح موعود کی صفات میں سے ایک غیر معمولی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جو اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق حقیقی ہیں کا عزم ہے۔

"ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں بلکہ ہر جگہ مسجدیں بنانی ہوں گی"

الحمد للہ! کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں ایشیا افریقہ۔ امریکہ۔ انگلستان و ہالینڈ میں سینکڑوں مساجد منصۂ شہود پر آکر اللہ تعالےٰ کے کلام کو سچا ثابت کر رہی ہیں۔ اس سلسلہ کو تا قیامت جاری رکھنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کے لئے ایک لائحہ عمل ارشاد فرمایا ہے جس کی دفتر ہذا کی طرف سے عرصہ سے اشاعت ہو رہی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس پر عمل پیرا ہیں۔ کیونکہ وہ اکناف عالم میں تعمیر مساجد کے ثواب میں شریک ہوتے ہیں۔ جن احباب کو مذکورہ لائحہ عمل کی تفاصیل مطلوب ہوں وہ دفتر ہذا سے رجوع فرمائیں۔

نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تحریک جدید کے بیرونی مشن

وکیل التبشیر صاحب کی تقریر بر جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء "تحریک جدید کے بیرونی مشن" کے عنوان سے انشاء اللہ دو تین روز تک چھپ کر تیار ہو جائے گی۔ بعض جماعتوں کی طرف سے آرڈر موصول ہو چکے ہیں اور انہیں مطلوبہ کتب بذریعہ ڈاک روانہ کر دی جائیں گی۔ جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک آرڈر موصول نہیں ہوئے وہ فوری طور پر کتاب کی کاپیاں ریزرو کروالیں۔

ربوہ میں یہ کتاب "ملک جی برادرز" گول بازار سے مل سکتی ہے۔

نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

کلکتہ اور بمبئی

میڈیکل کالج کلکتہ اور الفنسٹن کالج بمبئی کی نصاب کی ایک ایک کاپی درکار ہے۔ اگر کوئی دوست ان کی ایک ایک کاپی بھجوا سکیں تو بہت مہربانی ہوگی۔

(سیکرٹری نشر و اشاعت احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن پوسٹ بکس ۷۳۹۴ کراچی ۳)

ضرورتمند احباب متوجہ ہوں

Prosecuting Sub Inspectors

تنخواہ ۱۲۰ ـ ۸ ـ ۱۶۰ ـ ۱۰ ـ ۲۱۰ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ سپیشل پے ۴۰/- روپے الاؤنس سواری ۱۴/- روپے وردی و کوارٹر مفت

شرائط پاکستانی گریجوایٹ قانون عمر ۱۸ تا ۳۰ درخواستیں فوراً بنام

Deputy Inspector General

Bahawal pur Range

مطلوب۔ ڈیوڈ ۱۱ ۳/۵۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

روس کے نائب وزیر اعظم یوم جمہوریہ کی تقاریب میں شرکت کریں گے

پاکستان کی دعوت قبول کر لینے پر مغربی اور امریکی حلقوں میں تشویش

کراچی ۱۷ مارچ گذشتہ رات ماسکو میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس کے پہلے نائب وزیر اعظم اور کمیونسٹ پارٹی کی مجلس صدارت کے ایک ممتاز رکن مسٹر میکویان آئندہ ہفتے کراچی جائیں گے۔ جہاں وہ یوم جمہوریہ کی تقاریب میں شرکت کریں گے کمیونسٹ پارٹی کی مجلس صدارت کے دو اور رکن بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔

یاد رہے کہ پاکستان نے ان تمام ملکوں کو جن کے ساتھ اس کے سفارتی تعلقات قائم ہیں۔ ۲۳ مارچ کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام کی تقاریب میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ اس ضمن میں جن ملکوں نے دعوت منظور کر لی ہے۔ ان میں ترکیہ۔ ایران۔ لنکا سپین اور بھارت شامل ہیں

ایک اطلاع کے مطابق مغربی حلقے خاص طور پر امریکی روس کی شرکت کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یوم جمہوریہ کی تقاریب میں شرکت کرنے والا روسی وفد اپنے ساتھ نہ صرف تجارتی تعاون کی قطعی تجاویز لے کر آئیگا بلکہ شائد پاکستان کو اقتصادی اور فنی امداد کی ٹھوس پیشکش بھی کرے گا۔

پاکستانی حلقوں نے روس کی طرف سے دعوت قبول کر لینے پر حیرت اور اطمینان کے ملے جلے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ یاد رہے کہ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے چند دن قبل اعلان کیا تھا کہ پاکستان روس کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے کا خواہشمند ہے اور اس بات سے روس کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ لیکن ابھی یہ مسئلہ ابتدائی مراحل میں ہے۔ اور دونوں ملکوں میں سے کسی نے بھی دوسرے کو ان اشیاء کی فہرست روانہ نہیں کی جن کا تبادلہ مطلوب ہے۔ بہرحال یہ بات بالکل واضح ہے کہ پاکستان مستحکم غیر ملکی منڈیوں کی تلاش میں گہری دلچسپی رکھتا ہے۔

(ط) ایرانی مراسلے میں روس کے اس احتجاج کو بھی مسترد کر دیا گیا ہے کہ ایران میں روس کے خلاف ریشہ دوانیاں اور پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ روسی نائب فوجی اتاشی کو رہا کر دیا گیا تھا اور ایران کی درخواست پر روس نے اسے واپس بلا لیا تھا۔ ایرانی فضائیہ کے ایک وارنٹ افسر کے خلاف فوجی راز آشکار کرنے اور روس کی جانب سے جاسوسی کی سرگرمیوں کی مدد کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

دعاوی کے اندراج کی میعاد میں مزید توسیع نہیں ہوگی

مرکزی وزارت مہاجرین و بحالیات کا اعلان

کراچی ۱۷ مارچ۔ مرکزی وزارت مہاجرین و بحالیات نے لوگوں کو متنبہ کیا ہے کہ دعاوی داخل کرنے کی میعاد میں مزید توسیع نہیں کی جائیگی۔ دعاوی کے اندراج کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ ہے اور تمام مہاجرین کو چاہیئے کہ وہ اس تاریخ سے پہلے اپنے دعاوی داخل کر دیں۔

وزارت مہاجرین و بحالیات نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کئی پریس نوٹ جاری کرنے کے باوجود بعض حلقوں میں اب بھی یہی کہا جا رہا ہے کہ دعاوی داخل کرنے کی میعاد میں توسیع کر دی جائے گی۔ اس لئے عوام کو دوبارہ آگاہ کیا جاتا ہے کہ دعاوی داخل کرنے کی آخری تاریخ میں کوئی توسیع نہیں کی جائے گی خواہ وہ دعاوی کسی زمرے سے بھی تعلق رکھتے ہوں اور ان کی ماہیت کچھ بھی ہو۔ اس لئے وزارت مہاجرین و بحالیات ہر مہاجر پر زور دیتی ہے۔ کہ وہ ۳۱ مارچ سے قبل اپنے دعاوی داخل کرنے کو معرض التوا میں نہ ڈالیں۔ کیونکہ کسی شخص کو کسی صورت میں بھی اس تاریخ کے بعد دعاوی داخل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

ایران نے روسی مراسلہ مسترد کر دیا

تہران ۱۷ مارچ۔ ماسکو کے نام ایران کا جو مراسلہ شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ روسی سفارتی نمائندے کی جانب سے بین الاقوامی اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کی ذمہ داری واضح طور پر روس پر عائد ہوتی ہے۔ یہ مراسلہ روس کے اس مکتوب کے جواب میں بھیجا گیا ہے جس میں روس کے ایک نائب فوجی اتاشی میجر کوزنیتوف کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔

ایرانی مراسلے میں بتایا گیا ہے کہ میجر کوزنیتوف نے ایرانی فضائیہ سے متعلق دستاویزات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور چونکہ گرفتاری کے وقت ان کے پاس سفارتی شناختی کارڈ نہیں تھا اس لئے ایران نے سفارتی مراعات کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی ہے (ط)

سارے مغربی پاکستان میں شدید بارشوں اور ژالہ باری سے زبردست نقصان

دو افراد ہلاک متعدد مقامات پر ٹرینوں کا نظام درہم برہم ہو گیا

لاہور ۱۷ مارچ گذشتہ دنوں مغربی پاکستان کے متعدد مقامات پر شدید بارشوں اور ژالہ باری سے بھاری نقصانات کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ پشاور اور نوشہرہ کے درمیان ریلوے لائن ٹوٹ گئی تھی۔ اور ڈیرہ اسمٰعیل خان اور نوشہرہ کے درمیان سڑکوں میں شگاف پڑ گئے تھے۔

راولپنڈی میں ۲۴ گھنٹوں کے اندر دو انچ بارش ہوئی۔ آزاد کشمیر۔ گلگت۔ لاہور اور جھنگ میں بھی بارش اور ژالہ باری ہوئی۔ سکھر خیرپور اور کوئٹہ ڈویژن میں ژالہ باری سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔

جیکب آباد کے قریب ایک شخص اولوں کے طوفان میں گھر کر ہلاک ہو گیا۔ ایک دوسرا شخص اسی طوفان میں پھنس کر ایک ٹرین کے نیچے کچلا گیا گذشتہ بدھ کی رات سے قلات اور مستونگ کی پہاڑیوں پر شدید برف باری ہوتی رہی اور اب تک اس علاقے میں برف کی خاصی موٹی تہہ جم چکی ہے۔ اسی رات کوئٹہ میں بھی زبردست طوفان برق و باد آیا۔ جس کے باعث درجہ حرارت میں نمایاں تبدیلی واقع ہو گئی

عدنان مینڈریز جلسہ عام سے خطاب کرینگے

لاہور ۱۷ مارچ۔ وزیر اعظم ترکیہ عدنان مینڈریز ۲۰ مارچ کو ۶½ بجے شام گول باغ میں ایک جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے حکومت مغربی پاکستان نے جلسہ عام کا انتظام معزز مہمان کی خواہش کے مطابق کیا ہے۔

عدنان مینڈریز جشن جمہوریہ میں شرکت کے سلسلہ میں پاکستان آ رہے ہیں۔ وہ ۲۰ مارچ کو لاہور پہنچیں گے۔ اور وہ ایک روز قیام کرنے کے بعد ۲۱ یا ۲۲ مارچ کو کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ ۲۳ مارچ کو جشن جمہوریہ کی تقاریب میں شرکت کریں گے۔

مرزا اسمٰعیل کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۷ مارچ۔ سر مرزا احمد اسمٰعیل ایک مختصر دورہ پر کل یہاں پہنچ گئے ہیں۔ وہ گورنر جنرل کے مہمان کی حیثیت سے یہاں قیام کر رہے ہیں خیال ہے کہ سر مرزا اسمٰعیل ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ کی تقاریب میں شرکت کریں گے۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ دفاعی تنظیمات کے ہندوستانی وزیر مسٹر مہابیر تیاگی نے کل لوک سبھا میں اس سوال کا جواب اثبات میں دیا کہ کیا ہندوستان میں افغان ہوابازوں کو تربیت دی جا رہی ہے۔

پاکستان میں تپ دق سے ہر سال دو لاکھ افراد ہلاک ہوتے ہیں

"دق کے مریضوں کی تعداد میں سالانہ دس لاکھ کا اضافہ ہو رہا ہے"

لاہور ۱۹ مارچ - کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں شعبہ تپ دق کے ڈاکٹر اے ایچ اعوان نے کل مغربی پاکستان سماجی امور کی مجلس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ہر سال دو لاکھ پاکستانی تپ دق کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور دق کے مریضوں کی تعداد میں سالانہ دس لاکھ کا اضافہ ہوتا ہے۔

کل کانفرنس کا دوسرا دن تھا۔ صبح کے اجلاس کی صدارت حکومت مغربی پاکستان کے سیکرٹری سوشل ویلفیئر و لوکل گورنمنٹ مسٹر اے ایچ خان نے کی

ڈاکٹر اعوان نے کہا۔ تپ دق کے موذی مرض کا شکار ہونے والے دس لاکھ بدقسمت افراد کی مناسب دیکھ بھال۔ علاج۔ ان کی آبادکاری اور سماجی و اقتصادی امداد وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے اور یہ تمام سہولتیں رضاکارانہ خدمت کے بغیر مہیا نہیں کی جا سکتیں۔

ڈاکٹر اعوان نے کہا کہ پاکستان کو فوری طور پر مریضوں کے لئے سولہ ہزار بستروں کی ضرورت ہے۔ جس پر ابتدائی طور پر تیس کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور دوسرے اخراجات کے لئے سالانہ بیس لاکھ روپیہ کی ضرورت پیش آئے گی۔ اس کے علاوہ تپ دق کے ایک سو بیس شہری اور چار سو چالیس دیہاتی شفاخانے مزید قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان شفاخانوں کا ابتدائی خرچ ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ اور سالانہ اخراجات دو کروڑ اسی لاکھ روپیہ سالانہ ہوں گے۔

ڈاکٹر اعوان نے بتایا کہ اس وقت ہمارے پاس تپ دق کے ہسپتالوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ جن میں ایک ہزار سے زائد بستر نہیں ہیں۔ ہمارے ملک میں ایسے مریضوں کی سماجی یا اقتصادی امداد کا کوئی انتظام نہیں ہے

انہوں نے ہمارے ملک کے گنجان آباد اور بڑے شہروں میں تپ دق کا شکار ہونے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ جہاں ایک اندازے کے مطابق سات فیصد آبادی تپ دق میں مبتلا ہے۔ دیہات میں اس مرض کا شکار ہونے والوں کی تعداد ۵ر فیصد ہے۔

پاک چین تجارت میں توسیع کا امکان

کراچی ۱۹ مارچ - باوثوق ذرائع کے مطابق چین پاکستان کے ساتھ تجارتی تعلقات کے بڑھانے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔ اور اس ضمن میں عنقریب دونوں حکومتیں ٹھوس اقدامات کریں گی۔ یاد رہے کہ حال ہی میں جمہوریہ چین کی نائب صدر مادام سنگ چنگ لنگ نے دورہ پاکستان سے واپسی کے بعد پیپلز کانگرس کو رپورٹ پیش کی تھی کہ پاکستان اور چین کے درمیان تجارت میں وسیع کے امکانات بہت روشن ہیں۔

لبنان میں زلزلہ سے پچاس قصبات تباہ ہو گئے

بیروت ۱۹ مارچ۔ لبنان کے تباہ کن زلزلے کے متعلق کچھ اور اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ تیس برس کے اندر اتنے بڑے پیمانے پر تباہی کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔ سارے ملک میں زلزلے کے کل چار ہولناک جھٹکے محسوس ہوئے۔ جو کئی کئی سیکنڈ تک جاری رہے۔ پہلے دو جھٹکوں میں کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ لیکن لوگوں میں انتہائی وحشت پھیل گئی۔ اور وہ دوکانیں اور مکان چھوڑ کر گلیوں اور باغوں میں نکل آئے۔ عورتوں نے بچوں کو اکٹھا کر لیا اور مرد مکانوں سے سامان باہر نکالنے میں مصروف ہو گئے۔ تیسرا اور چوتھا جھٹکا تباہ کن ثابت ہوا۔ جس سے پچاس کے قریب قصبات جزوی طور پر تباہ ہو گئے۔ اور سرکاری اعلان کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔ ایک لاکھ کے قریب ساحل پر اور بے شمار دوسرے کھیتوں میں کھلے آسمان کے نیچے وقت گزار رہے ہیں۔ ابھی تک تمام دوکانیں اور دفاتر بند ہیں۔

حسینی والا کے نزدیک ہماری پولیس پر بھارتی فوجیوں کی فائرنگ

لاہور ۱۹ مارچ - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حسینی والا قصور کے علاقہ میں بھارتی فوجیوں نے پاکستان کی سرحدی چوکیوں پر فائرنگ کی اور سرحدی پولیس کے تین افراد کو مجروح کر دیا۔ بھارتی فوج نے کل ساڑھے آٹھ بجے ہمارے ٹھکانوں پر فائرنگ شروع کی اور مورٹار و مشین گنوں کا آزادانہ استعمال کیا۔ آخری خبریں آنے تک فائرنگ ابھی جاری ہے۔ پاکستان کی طرف سے فائرنگ نہیں کی گئی۔

اس سلسلے میں سیاسی حلقے چین کے نائب وزیر اعظم کی یوم جمہوریہ پر پاکستان میں آمد اور وزیر اعظم محمد علی کے مجوزہ دورہ چین کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔

سرحدی اور قبائلی ارکان نے ڈاکٹر خان صاحب کو قائد منتخب کر لیا

پشاور ۱۹ مارچ۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب کو کل متفقہ طور پر عبوری اسمبلی میں سابق صوبہ سرحد اور قبائلی علاقے کے ارکان کا قائد منتخب کر لیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے کل یہاں اسمبلی ہال میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سرحد اور قبائلی علاقوں کے ۷۳ میں سے ۵۸ ارکان شریک تھے۔ تمام ارکان نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں ڈاکٹر خان صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ بقیہ ۱۵ ارکان وقت کی کمی کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے۔ ان میں سے بیشتر نے تاروں کے ذریعے ڈاکٹر صاحب کو اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے۔

اجلاس میں بیس کے قریب ارکان نے تقریریں کیں اور ڈاکٹر صاحب سے وفاداری اور غیر مشروط تعاون کا وعدہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہر حال میں جماعتی وابستگی کا لحاظ کئے بغیر ڈاکٹر خان صاحب کا ساتھ دیں گے۔ ان ارکان نے مزید کہا کہ عبوری اسمبلی کے انتخابات پارٹی کے ٹکٹوں پر نہیں لڑے گئے تھے۔ اس لئے اس ضمن میں کسی پارٹی کی طرف سے ہدایت وغیرہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

وزیر اعلیٰ نے ارکان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر میں کہا کہ ہمیں ملک کی ترقی کے لئے بے غرضی کے ساتھ اور متحد ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ انہوں نے ارکان سے درخواست کی کہ وہ وحدت مغربی پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کا منہ توڑ جواب دیں۔

ڈاکٹر خان صاحب نے اعلان کیا کہ ایک یونٹ ہمارا ایمان بن چکا ہے جو پاکستان کی بہبود اور مفاد کے لئے قائم کیا گیا ہے اور ہر شخص کو اس کے بقا اور استحکام کے لئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔

ریلوے لائنیں درست کر دی گئیں

لاہور ۱۹ مارچ۔ کوئٹہ سے موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ ۱۵ مارچ کو شدید بارشوں اور ژالہ باری کے باعث جیکب آباد سبی سیکشن پر ڈمبول سے ڈنگرا کے درمیان ریلوے لائنوں میں جو شگاف پڑ گئے تھے وہ کل بارہ بجے دوپہر تک بالکل درست کر دیئے گئے تھے۔ دریں اثنا مواصلات کا سلسلہ بھی پوری طرح بحال ہو چکا ہے۔

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس

لائلپور ۱۹ مارچ۔ باخبر سیاسی حلقوں کی اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس ۲ اپریل کو ہوگا۔ اجلاس میں جو امور زیر بحث آئیں گے پارٹی کے ارکان کو ان سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔

۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا باتصویر نمبر شائع ہوگا

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ کی مبارک تقریب پر

الفضل کا ایک خاص نمبر

شائع ہوگا۔ جو انشاء اللہ تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔ ایجنٹ و مشتہر صاحبان جلد آرڈر بھیج دیں۔ اسی طرح مضمون نگار احباب بھی نمبر کی مناسبت سے جلد مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

امریکہ اور بھارت کا معاہدہ

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ کل واشنگٹن میں بھارت اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت امریکہ ۱۰ ٹن بھاری پانی بھارت کو فروخت کرے گا۔ یہ پانی ایٹمی توانائی کے پر امن استعمال سے متعلق تحقیقات میں کام آئے گا۔

ولادت

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب چک ۲۷۵/۶ ضلع منٹگمری کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ مارچ ۵۶ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور اس کی عمر دراز کرے۔ آمین

عبد اللطیف خان دفتر وکیل المال ربوہ